لائقِ صداحترام وتقلید مثالی مائیں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ، أَمَرَ بِبِرِّ الْأُمَّهَاتِ، وَذَكَرَ لَنَا فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ أُمَّهَاتٍ عَظِيمَاتٍ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)[1].

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! بلاشبہ شریعت اسلامیہ نے ماں کادرجہ انتہائی بلند اور اسکی شان بہت ہی عظیم بنائی ہے کیونکہ ماں اپنے بچے اور اپنی فیملی کیلئے الفت و محبت کا سرچشمہ اور شفقت وکرم کی پیکر ہوتی ہے اسی لئے خدائے ذوالجلال والاکرام نے قرآن کریم میں بہت سی باعظمت عابدہ وزاہدہ خواتین کا ذکر فرمایا ہے اور متعدّد مثالی ماوں کی سیرت وکردار کو بیان فرمایا ہے تاکہ دوسری ماوں میں ان کی تقلید کا جذبہ پیدا ہو اور ان کے اندر بھی اپنے بچوں کی پرورش کیلئے مشقت اٹھانے کا حوصلہ بیدار ہو اور اولاد کو یہ معلوم ہو کہ ماوں نے ان کی پرورش کے سلسلے میں کتنی دشواریاں برداشت کی ہیں اور ان کی تعلیم وتربیت میں کتنی قربانیاں پیش کی ہیں قرآن کریم نے

---

(١) النحل : ١٢٨.

جن عظیم ماوں کا تذکرہ فرمایا ہے انہیں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سیدہ ہاجَر علیہا السلام بھی ہیں جو ایمان ویقین کے اعلی مقام پر فائز تھیں اور اللہ کے احکام پر خوشدلی سے عمل کرنے والی تھیں نیز اپنے عظیم شوہر سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ہر فیصلے کو قبول کرنے والی وفا شعار بیوی تھیں چنانچہ جب ان کے شوہر کو باری تعالی نے یہ حکم دیا کہ اپنی زوجہ اور لخت جگر کو بیت اللہ کے نزدیک پہونچا دیں اور ان کو مکہ مکرمہ کی چٹیل وادی میں چھوڑ آئیں جہاں پانی اور سبزہ کا کوئی نام ونشان نہیں تھا تو انہوں نے فوراً حکم الہی کی تعمیل کی اور اپنی اہلیہ سیدہ ہاجَر علیہا السلام اور اپنے شیر خوار صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اس وادی میں لا چھوڑا سیدہ ہاجَر صبر و شکر کے ساتھ بچے سے دل بہلانے لگیں ماں بیٹے کے پاس تھوڑی سی کھجور اور ذرا سا پانی تھا. جب سب کچھ ختم ہو گیا تو بچے کو بھوک پیاس محسوس ہوئی اور بھوک پیاس کی شدت سے ان کا بچہ تڑپنے لگا اپنے لخت جگر کا یہ حال دیکھ کر رحم دل ماں بیتاب ہو گئیں اسی بے تابی میں پانی تلاش کرتے ہوئے صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں جب وہاں پانی کا کچھ نام ونشان نہیں ملا اور کہیں پانی نظر نہیں آیا تو مایوسی کے ساتھ وہاں سے اتر آئیں اور کچھ حصہ دوڑ کر باقی کچھ حصہ جلدی جلدی طے کر کے دوسری پہاڑی مروہ پر چڑھ گئیں اسی طرح صفا مروہ کے درمیان سات مرتبہ چکر لگایا ساتویں چکر میں جب وہ مروہ پر پہونچیں تو ان کو ایک آواز سنائی دی انہوں نے آواز کی طرف متوجہ ہو کر کہا اگر آپ کے پاس ہماری ضرورت کا کوئی سامان ہو تو ضرور ہماری مدد کریں آواز دینے والے حضرت جبریل علیہ السلام تھے حضرت جبریل نے اپنی ایڑی زمین پر رگڑی جس کی برکت سے زمین سے زم زم کا چشمہ ابلنے لگا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پانی کا چشمہ دیکھ کر حیرت و مسرت میں ڈوب گئیں اور اس خیال سے کہ

پانی ادھر ادھر بہہ کر نکل نہ جائے آس پاس بند بنانا شروع کر دیا پھر خود بھی خوب سیراب ہو کر پانی پیا اور بچے کو بھی بلایا[١]. الغرض سیدہ ہاجر علیہا السلام نے جب اللہ جل جلالہ کے فیصلے کو خوشی سے قبول کیا اپنے بچے کی پرورش میں مشکلات برداشت کیں اور سخت حالات پر صبر کیا تو اللہ تعالی نے ان کو اپنی رحمت وعنایت سے نواز دیا، مشکل احوال کے باوجود اس عظیم ماں نے اپنے بچے کی بہت پاکیزہ تربیت کی ان کو اعلی اخلاق واطوار سے آراستہ کیا باری تعالی نے ان کے صاحبزادے کی تعریف میں ارشاد فرمایا :(وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا)[٢] اور اس کتاب میں اسماعیل کا بھی ذکر کیجئے بے شک وہ وعدہ کے بڑے ہی سچے تھے اور رسول اور نبی تھے رب ذوالجلال والاکرام نے بچے کی راحت کیلئے سیدہ ہاجر کی بیتابی اور صفا مروہ کے درمیان ان کی بھاگ دوڑ کو ہمیشہ کیلئے محفوظ فرمادیا اور اس محبوب عمل کو طواف کی شکل میں ایک عظیم عبادت قرار دیدیا تاکہ قیامت تک کے لوگ ان کے اس عظیم عمل کو یاد کریں باری تعالی کا فرمان ہے:(إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ)[٣]. بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر اور یادگاروں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے اس پر ذرا بھی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان چکر لگائے اور جو شخص خوشی سے کوئی امر خیر کرے تو اللہ تعالی بڑا قدردان بڑا علم رکھنے والا ہے

---

(١) البخاري : ٣٣٦٥ بتصرف.
(٢) مريم : ٥٤.
(٣) البقرة : ١٥٨.

ماں کی عظمت واہمیت کا شعور رکھنے والو! اسی طرح سیدنا موسی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ بھی صبر واستقامت کی خوگر اور تسلیم ورِضاء کی پیکر تھیں وہ ایک نیک خاتون اور ایک مثالی ماں تھیں ان کی ممتا کی قدر دانی کرتے ہوئے قرآن کریم نے موسی کی ماں کہ کر ان کا تذکرہ کیا ہے اور اپنے جگر گوشے کے تئیں ان کے روشن کارناموں کو دوام بخش دیا ہے ان کو اپنے نومولود بیٹے پر فرعون کی طرف سے ظلم وستم اور قتل کا خوف تھا کیونکہ وہ ان کی قوم کے نومولود لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا قرآن کریم کا ارشاد ہے :(يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ)[۱]. وہ ان کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا سیدنا موسی علیہ السلام کی ماں کچھ عرصے تک اپنے بچے کے تئیں خوف اور اندیشے میں مبتلا رہیں اور ان کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی کوشش کرتی رہیں اسی طرح ہر ماں کو اپنے بچوں کی حفاظت ان کے مستقبل اور ان کی سعادت کی فکر ہونی چاہیے اور ان کی زندگی کے مسائل اور چیلنجوں کے بارے میں ماں کو فکر مند رہنا چاہیے بہر حال جب حضرت موسی علیہ السلام کی ماں کا خوف انتہاء کو پہونچ گیا اور ان کو ہر گھڑی بیٹے کی حفاظت کی فکر ستانے لگی تو باری تعالی جل جلالہ نے ان کے حال پر رحم فرمایا خدائے عزوجل تو کائنات کی ہر ظاہر وپوشیدہ چیز کو جانتا ہے اس کو سیدنا موسی علیہ السلام کی ماں کے قلبی تفکرات اور اندیشوں کا بخوبی علم تھا بہر حال اللہ رب العزت نے ان کو ایک ایسا حکم دیا جو بظاہر بڑا عجیب تھا لیکن اللہ کا راز اللہ ہی کو معلوم ہے خدائے عزوجل نے اپنے اس حکم کو اس طرح ذکر فرمایا ہے :(وَأَوْحَيْنَا إِلَى أُمِّ مُوسَى أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي)[۲]. اور ہم نے موسی کی والدہ کو الہام کیا کہ تم انہیں دودھ

---

(۱) القصص : ٤ .
(۲) القصص : ۷ .

پلاتی رہو پھر جب تم کو ان کے بارے میں اندیشہ محسوس ہو تو انہیں دریا میں ڈال دینا اور نہ خوف محسوس کرنا اور نہ غم کرنا ، ایک ماں کا یہ خوف فطری ہے کہ جس لاڈلے کی جان کے بارے میں اس کو سخت اندیشہ ہے اور دشمن کی طرف سے شدید خوف لاحق ہے اور بہت پوشیدگی کے ساتھ اس کی پرورش کررہی ہے وہ ماں کس طرح اپنے اس لاڈلے کو دریا میں ڈال دے ؟لیکن حضرت موسی علیہ السلام کی ماں کاایمان مضبوط تھاانہوں نے فرمانِ الٰہی کی تعمیل میں اپنے بیٹے کو فوراًدریا کے حوالے کردیا اللہ تعالی نے ان سے بچے کی واپسی کا وعدہ فرمایاتھا،ان کو اللہ کی رحمت پر اوراس کی وعدے پر مکمل بھروسہ تھا :(إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ)(۱) . ہم ضروران کو تمھارے پاس واپس پہنچادیں گے اورانہیں رسول بنادیں گے

برادرانِ اسلام ومعزز خواتین! الغرض حضرت موسی علیہ السلام کی ماں نے صبرورِضا کے ساتھ اللہ کے حکم پرعمل کیا باری تعالی نے ان کادل مضبوط کردیااور خوف کو زائل کردیا قرآن کریم ان کی قلبی کیفیت کوبیان کررہاہے : (وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَى فَارِغًا إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)(۲). اور موسیٰ کی والدہ کادل بے قرار تھا۔قریب تھاکہ وہ یہ ساراراز کھول دیتیں،اگرہم نے ان کے دل کواس لئے مضبوط نہ کیاہوتا،کہ وہ (ہمارے وعدے پر)یقین کیے رہیں، رحم دل اور باہمت ماں مایوس نہیں ہوئیں بلکہ اپنے بیٹے کا حال جاننے کی فکرمیں لگی ہوئی تھیں (وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ)(۳). اورانہوں نے موسی کی بہن سے کہا

---

(۱) القصص : ۷ .
(۲) القصص : ۱۰.
(۳) القصص : ۱۱.

کہ ذرا موسی کا سراغ تو لگانا، یعنی اس کے پیچھے جا کر ذرا اس کے حالات کا پتہ کرو[1] اس حادثے کے بعد اللہ تعالی نے سیدنا موسی علیہ السلام کو عوامی محبوبیت عطا فرمادی چنانچہ جو کوئی ان کو دیکھتا ان سے الفت و محبت کرنے لگتا باری تعالی کا ارشاد ہے: (وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي)[2]. اور میں نے تمھارے اوپر اپنی طرف سے محبت کا اثر ڈال دیا تھا ، اسی محبوبیت کی بنا پر فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کو بھی ان پر رحم آگیا تھا اور وہ ان سے محبت کرنے لگیں تھیں [3] یہاں تک کہ جب فرعون اور اس کے کارندوں نے حضرت موسی علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت آسیہ بے قرار ہوگئیں اور ان سے فرمایا: (لَا تَقْتُلُوهُ)[4]. اس کو قتل مت کرو، اور وہ رضاعت کیلئے کسی مناسب عورت کو تلاش کرنے لگیں لیکن یہ اللہ کا فیصلہ تھا کہ موسی علیہ السلام نے کسی عورت کا دودہ قبول نہیں کیا : (وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ)[5]. اور ہم نے موسی پر دائیوں کی بندش پہلے ہی سے کر رکھی تھی، ادہر حضرت موسی علیہ السلام کی بہن ان کا حال جاننے کیلئے فرعون کے محل میں پہونچ گئیں اور ان لوگوں کے سامنے یہ تجویز رکھی: (هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ)[6]. کیا میں تم لوگوں کو ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمھارے لئے اس بچے کی پرورش کرے اور ساتھ ہی اس کا خیر خواہ بھی ہو ، ان لوگوں نے یہ تجویز قبول کرلی اور اس ترکیب سے حضرت موسی علیہ السلام اپنے ماں کے پاس واپس آگئے ماں کی تمنا پوری

---

(١) تفسير الطبري : (١٨/١٧٣).
(٢) طه : ٣٩.
(٣) تفسير الرازي : (٢٢/٤٨).
(٤) القصص : ٩ .
(٥) القصص : ١٢ .
(٦) القصص : ١٢ .

ہوگئی ان کے دل کو قرار آگیا اور رب ذوالجلال والاکرام نے اپنا وعدہ پورا فرمادیا: (فَرَدَدْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ)[۱]. غرض ہم نے موسی کو ان کی والدہ کے پاس پہنچادیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور تاکہ وہ غم میں نہ رہیں اور تاکہ اس بات کو جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے البتہ اکثر لوگ اس کا یقین نہیں رکھتے، پھر ایک مدت کے بعد اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور ان کو اولوالعزم رسولوں میں شامل فرمایا پھر فرعون کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور وہ دریا میں غرق ہوگیا

اپنی ماوں سے عقیدت و محبت رکھنے والو! ایک مثالی ماں اور اس کی مشفقانہ تربیت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے حضرت عیسی علیہ السلام کو یہ نعمت عطا ہوئی تھی وہ ایک عفیفہ اور روشن کردار ماں کے بیٹے تھے اللہ رب العزت نے ماں اور بیٹے پر اپنے فضل و انعام کا احسان جتلاتے ہوئے فرمایا: (إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَى وَالِدَتِكَ)[۲]. وہ وقت یاد کرو جب اللہ فرمائے گا اے عیسی ابن مریم: میرا انعام یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمھاری والدہ پر کیا تھا عموماً نیک کردار ماں کی پاکیزہ تربیت اپنا اثر دکھاتی ہے اور اس کے بچوں میں بھی نیکی اور صالحیت آجاتی ہے کیونکہ جیسا درخت ہوتا ہے اکثر پھل بھی ویسا ہی ہوتا ہے یہ ماں بیٹے دونوں نیک تھے اسی لئے قرآن کریم میں اکثر مقامات پر حضرت عیسی اور ان کی والدہ ماجدہ کا تذکرہ ایک ساتھ کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: (مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

---

(۱) القصص : ۱۳.
(۲) المائدة : ۱۱۰ .

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ)[١]. مسیح ابن مریم بجز ایک رسول کے اور کچھ نہیں ہیں ان سے قبل بھی اور رسول گزر چکے ہیں اور ان کی ماں ایک ولیہ تھیں، سیدہ مریم بنت عمران ایک پاکباز خاتون تھیں حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کی بہت مثالی تربیت فرمائی تھی باری تعالی نے ان کو منفرد اعزاز سے نوازا ہے وہ اکیلی خاتون ہیں جنکا نام صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے اور ایک نہیں چونتیس (۳۴) بار ذکر کیا گیا ہے اللہ تعالی جل جلالہ نے ان کو بلا حساب اور بلا اسباب روزی عطا فرمائی ان کو دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت بخشی اور تمام انسانوں کے درمیان ان کی شہرت اور مقبولیت عام فرمائی: (وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ)[٢]. اور وہ وقت یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم بے شک اللہ نے آپ کو برگزیدہ بنالیا ہے اور پاک کر دیا ہے اور آپ کو دنیا جہاں کی عورتوں کے مقابلے میں برگزیدہ بنادیا ہے ان کے ذریعے اللہ تعالی کی عظیم قدرت کا اظہار ہوا یعنی نکاحی رشتہ نہ ہونے کے باوجود ان کو بیٹے کی بشات دی گئی، ایسا عظیم بیٹا جس کو مستقبل میں نبوت و رسالت عطا ہونے والی تھی اس بشارت پر ان کو خوشگوار حیرت و مسرت ہوئی اور عرض کیا (قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا* قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ)[٣]. وہ بولیں مجھے کس طرح لڑکا ہو جائے گا جبکہ نہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ میں بد چلن ہی ہوں فرشتے نے کہا کہ یوں ہی ہو گا، تمھارے رب نے کہا ہے کہ یہ میرے لئے آسان ہے، ان کو اس بشارت الہی پر یقین تھا لیکن اپنی قوم کے نادان لوگوں کی طرف سے طنز و تنقید کا اندیشہ تھا اور وہ اس سلسلے میں بہت

---

(١) المائدة : ٧٥ .
(٢) آل عمران : ٤٢ .
(٣) مريم : ٢٠ – ٢١ .

فکرمند تھیں قرآن کریم نے ان کے احوال کو اس طرح بیان فرمایا ہے: (فَأَجَاءَهَا الْمَخَاضُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا)[1]. سوان کو دردزِہ (بچے کی پیدائش کا درد) ایک کھجور کے درخت کی طرف لے گیا اور وہ بولیں کاش میں اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی، حضرت مریم علیہا السلام کو قوم کی طرف سے تنقید اور جھوٹے الزام کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے اس پر صبر جمیل کیا اور ان کی گود کے بچے نے ماں کی عفت کی گواہی دیکر سب کو خاموش کردیا انہوں نے اپنے بیٹے کی بہت پاکیزہ اور مثالی تربیت فرمائی باری تعالی نے ان کے بیٹے کو اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک اور نیکی کا خوگر بنایا تھا خود حضرت عیسی علیہ السلام نے اس کا اظہار فرمایا ہے چنانچہ قرآن مجید ان کی بابت ارشاد فرمارہا ہے: (وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا)[2]. اور مجھے میری والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا بنایا اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں بنایا یہ ہیں وہ عظیم مائیں: اور یہ ہیں مثالی ماوں کے روشن کارنامے: جن کو قرآن کریم نے بڑی تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور بچوں کی تربیت و تعلیم اور سعادت و نیک بختی کے سلسلے میں ان کی قربانی اور صبر کی تعریف فرمائی ہے تاکہ اولاد کو ان کی قربانی اور کارناموں کا علم ہو ان کے اندر ماں کے احسانات کا شعور پیدا ہو اور اس کے ساتھ حسن سلوک اور اکرام کا حوصلہ بیدار ہو یا اللہ یا کریم ہمارے قلوب کو ماں کی عقیدت و محبت سے معمور فرما ماں کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرما اور ہم کو اپنی رحمت و عنایت اور اپنے فضل و کرم سے نواز دے *** فَاللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بَارِّينَ بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا، وَوَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ

(١) مريم : ٢٣ .
(٢) مريم : ٣٢ .

وطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنْكُمْ**)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

لائق صد احترام وتقليد مثالی مائیں

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ، وَنَشْكُرُهُ فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ يَجْزِي مَنْ شَكَرَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! جیسا کہ عرض کیا گیا باری تعالی نے ماں کو بے انتہا عزت ورفعت بخشی ہے بلکہ اپنی رضا مندی کو ماں کی رضا مندی کے ساتھ مربوط فرمایا ہے اسی طرح نبیٔ رحمۃ للعلمین نے ہمیں متنبہ فرمایا ہے کہ ماں کی فضیلت اور اس کا مرتبہ اوروں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے کیونکہ ماں طبعی طور پر اپنے بچوں اور بچیوں کے ساتھ رحمت وکرم کا مُعاملہ کرتی ہے اولاد کی تربیت میں اس کی خدمت اور قربانی سب سے زیادہ ہوتی ہے بچوں کی دیکھ ریکھ اور صفائی ستھرائی میں وہی سب سے زیادہ محنت ومشقت برداشت کرتی ہے اور دودھ کی صورت میں اپنا خونِ جگر پلاکر اپنے بچوں کی پرورش اور خدمت کرتی ہے[(١)] اسی لئے رحمت عالم ﷺ نے ماں کے ساتھ نیکی اور خصوصی سلوک کی تاکید فرمائی ہے اور اس کو دوسروں پر فوقیت دینے کی ترغیب دی ہے چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب نبیٔ رحمۃ للعلمین ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سؤال کیا یارسول اللہ : میری خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے ؟ آپ نے ﷺ ارشاد فرمایا: « أُمُّكَ ». تمھاری ماں، انہوں نے دوبارہ

(١) شرح النووي على مسلم : (١٦/١٠٢).

سوال کیا: پھر کون؟: توآپ ﷺ نے ارشاد فرمایا« أُمُّكَ». تمھاری ماں، انہوں نے تیسری بار یہی دہرایا پھر کون؟: توآپ نے ﷺ ارشاد فرمایا« أُمُّكَ». تمھاری ماں، انہوں نے چوتھی بار یہی سوال کیا پھر کون؟:«تورحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ثُمَّ أَبُوكَ»[1]. پھر تمھارے والد محترم؛ نبئ اکرم ﷺ کے اس انداز کلام سے ماں کی عظمت اور اس کے مقام ومرتبہ کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے، بلاشبہ ماں ہی کی یہ شان ہے کہ وہ نسلوں کی تربیت کرتی ہے اور مَردُم سازی کا کارنامہ انجام دیتی ہے گھر اور مُعاشرے کی ترقی اور نیک بختی میں اس کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے لہذا بیٹوں اور بیٹیوں کو اس کی قدر کرنی چاہیے اس کی تعظیم وتوقیر کرنی چاہیے خوش دلی کے ساتھ اس کی خدمت کرنی چاہیے اور اسکو خیر وبرکت کا مرکز سمجھنا چاہیے، آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہمیں ماں کی عظمت کا شعور عطا فرما، ماں کی خدمت اور احترام کی توفیق عطا فرما ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما *** * هَذَا وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا). اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ إِيمَانًا صَادِقًا، وَيَقِينًا دَائِمًا، وَرَحْمَةً نَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

اللَّهُمَّ بَارِكْ فِي أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا، وَاجْعَلْنَا لَكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَلِنِعَمِكَ مِنَ الْمُقَدِّرِينَ، وَبِفَضْلِكَ مِنَ الْمُقِرِّينَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الْفَائِزِينَ بِجَنَّاتِ النَّعِيمِ، يَا أَكْرَمَ مَنْ سُئِلَ، وَيَا

---

(١) متفق عليه.

أَجْوَدَ مَنْ أَعْطَى، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخَ خليفةَ بن زايدْ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ.** اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا، وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.